REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ / ۱ ار

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۲ امان ۱۳۳۸ھش — ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء — نمبر ۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی کے لئے خاص دُعا کی تحریک

ربوہ ۲۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث مسلسل ناساز چلی آرہی ہے۔ کل بھی یہاں حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد مبارک میں تشریف نہیں لا سکے۔ چنانچہ نماز حضور کی زیر ہدایت مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی۔ اور رمضان کی برکات پر خطبہ پڑھا۔ احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ التزام اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

اپنے اخلاق اور اپنے کردار کو بدلو اور اپنے نفسوں کو قربان کر کے اپنے ملک کی عزت دُنیا میں قائم کرو

پاکستانی نوجوانوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

"پاکستانی نوجوانو! تم ایک نئے ملک کے شہری ہو دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے۔ ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اب اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہونگے تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے۔ اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں..... تم پاکستان کی خشتِ اوّل ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو۔ کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی۔ تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلی جائیگی .... اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردو گے۔ تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائیگا۔ جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائیگی۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی منزل پر عزم و استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو اور قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اوّل بھی ہوتی ہے۔ منزل دوم بھی ہوتی ہے۔ منزل سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔"

(تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء سے خطاب بحوالہ الفضل ۱۹ اگست ۱۹۵۵ء)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل سے ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء

یوم پاکستان

۲۳ مارچ کو یوم پاکستان ہے۔ یہ وہ یادگار دن ہے۔ جس دن مسلم لیگ نے لاہور کے ایک اجلاس میں قرارداد پاکستان منظور کی تھی۔ یہ قرارداد برصغیر ہند کے مسلمانوں کی ایک طویل اور تلخ کشمکش کا نتیجہ تھا۔ مسلمان ہندوستان میں ایک باوقار قوم کی حیثیت سے مل جلکر رہنا چاہتے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثریت کے اکثر تنگ دل افراد نے انگریزوں کے تسلط کے آغاز ہی سے انہیں ہر لحاظ سے دبانے کی کوشش جاری کر رکھی تھی۔ جو لوگ موبنہ سے ایک ہندوستانی قوم کا دعوے کرتے تھے۔ وہ بھی طبعاً ایک خاص معاشرہ میں پرورش پانے کی وجہ سے عملاً اپنی نیک نیتی کا ثبوت بہم نہ پہنچا سکے درا صل یہ ان کے بس کی بات بھی نہ تھی اکثریت نے ایک ایسے معاشرہ کو ارتقا دیا ہے۔ جس میں ذات پات کی بیشمار دیواریں قائم ہوگئی ہیں۔ اور باوجود موٹی موٹی باتوں میں کسی قدر یکسانی پیدا ہو جانے کے یہ دیواریں کچھ اس طرح قائم چلی آئی ہیں کہ کم از کم ایک مسلمانوں جیسی اقوام ان میں قطعاً سما نہیں سکتی۔

بہت سی اور باتیں ہیں مثلاً غلط یا صحیح تاریخی یادیں جنہوں نے اکثریت کو خاص کر مسلمانوں کے تعلق میں حد درجہ متعصب بنا دیا۔ اس ہمہ گیر تعصب کا اثر زندگی کے ہر شعبہ پر پڑ رہا تھا۔ اکثریت نے نہ صرف سرکاری ملازمتوں اور اداروں پر بلا شرکت غیرے قبضہ جما لیا۔ بلکہ تجارت صنعت اور دیگر اقتصادی معاملات میں بھی اقلیت کے لئے بہت کم گنجائش رہنے دی۔ اور ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ مسلمانوں کے لئے جہان اس ملک میں تنگ ہو رہا ہے۔

جوں جوں ملک کی آزادی کے دن قریب نظر آتے گئے۔ توں توں یہ خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ اور اگرچہ کئی ایک فارمولے بنائے گئے کہ اکثریت اور سب سے بڑی اقلیت کے درمیان کوئی ایسے بنیادی اصول دریافت ہو جائیں۔ جو دونوں کو جوڑنے میں سیمنٹ کا کام دیں۔ لیکن رفتہ رفتہ وہ بڑے بڑے مسلمان لیڈر بھی جو اس معاملے میں پہلے کانگرس کے حامی تھے۔ کوششوں کے باوجود کوئی صحیح حل کرنے میں ناکام رہ کر اکثر مایوس ہو کر کانگرس سے علیحدہ ہو گئے۔

خوش قسمتی سے ملک میں دو ایسے متعین علاقے تھے۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ آخر مسلمان مفکرین اس نتیجہ پر پہونچے کہ ان علاقوں کو جدا کر کے ان میں مسلمانوں کی آزاد حکومت قائم کی جائے۔ جس کا نام پاکستان ہو۔ اس نظریہ کو ۱۹۴۰ء کے مسلم لیگ کے اجلاس میں قرارداد کی متعین صورت دے دی گئی۔ اور آخر سخت مخالفت کے باوجود پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ اور تجربہ نے بتا دیا ہے کہ مسلمانوں کا یہ فیصلہ غلط نہ تھا۔

آج پاکستان مسلمانوں کی دنیا میں سب سے بڑی آزاد ریاست ہے جس نے نہ صرف اندرونی طور پر اپنی بساط اور ذرائع کے مطابق کافی ترقی اور استحکام حاصل کیا ہے۔ بلکہ اقوام عالم میں اپنا ایک باوقار مقام بنانے میں بھی کامیاب ہے۔ اگرچہ پاکستان ہر ملک و قوم سے خاصکر ہمسایہ اقوام سے نہایت خوشگوار تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے پوری پوری کوشش بھی کرتا ہے۔ تاہم اسلامی ممالک کے تعلق میں اسکو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور اقوام متحدہ کی انجمن میں اس نے ہمیشہ اسلامی ممالک اور اقوام کی حمایت کی ہے۔ اور ان کی ترقی کا دل سے متمنی ہے۔

اس کے باوجود پاکستان دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کے مقابلہ میں ابھی ایک پسماندہ ملک ہے۔ اور عروج پر پہونچنے کے لئے اس نے بہت سی منازل طے کرنا ہے بہت سے مسائل ہیں جو حل طلب ہیں۔ اور ہمیں توقع کرنی چاہیئے کہ ہم انہیں جلد حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پاکستان کے لوگ عام طور پر سادہ اور بہادر ہیں۔ اور تعلیم میں بھی دوسرے مشرقی ممالک سے بہت آگے ہیں۔ ویسے بھی قدرت نے اسے بے بہا معدنی اور زرعی خزانے عطا کئے ہیں اگر محنت اور عزم سے کام لیا جائے تو چند سالوں ہی میں ہم معراج ترقی پر پہنچ سکتے ہیں۔

سب سے ضروری چیز جو اقوام کو بنانے میں کام آتی ہے وہ کردار ہے۔ اگر کسی قوم کا کردار بلند ہو تو کوئی کام نہیں ہے جو وہ سرانجام نہ دے سکے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اپنے کردار کا معیار بلند کرنے کے لئے پوری پوری ہمت سے کام لیں۔

کردار کو بلند مقام پر پہونچانے کے لئے ہمارے پاس اسلام کے لازوال اصول ہیں۔ اگر ہم اسلام کے اصولوں پر عملدرآمد کریں۔ تو یقیناً ہم تمام اقوام میں امتیازی مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ پاکستان مسلمانوں نے اس لئے حاصل کیا ہے۔ کہ ہم بلحاظ مسلمان ہونے کے ترقی کریں ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلامی کردار کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی کا بھی ایک معیار قائم کریں۔ اور خود اتنی ترقی کریں کہ نہ صرف اپنے ہمسایوں بلکہ تمام دنیا کی راہ نمائی کر سکیں۔ آج تمام دنیا اسلام سے بڑی متاثر ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے سامنے عوام کا کوئی عملی نمونہ نہیں ہے۔ جس طرح دیگر اسلامی ممالک کا فرض ہے۔ کہ وہ اسلام کا عملی نمونہ دنیا کو دکھائیں۔ اسی طرح پاکستان کا بھی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرے۔

آج مادہ پرستی کی تباہ کاریوں نے پھر انسان کو مذہب کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور کوئی مذہب سوائے اسلام کے موجودہ ترقی یافتہ ذہنیت کو متسلی نہیں کر سکتا لیکن جب تک دنیا اسلامی اصولوں کو عمل میں اپنے نتائج ظاہر کرتے ہوئے نہ دیکھے اس وقت تک وہ اس کو اپنانے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی اسلئے ہر پاکستانی مسلمان کا فرض اولین ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے کردار کو بلند کرے اور ایک ایسا معاشرہ قائم کرے کہ جو اسلام کے شایان شان ہو۔ جسکو دیکھ کر دوسری اقوام اسلامی معاشرہ کے حسنات سے واقف ہوں اور اپنے معاشرہ کے بجائے اسکے مطابق ڈھالنے کی خواہشمند ہوں

ربوہ میں جلسۂ یوم مسیح موعودؑ

مورخہ ۲۲ مارچ بروز اتوار لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک مسجد مبارک ربوہ میں جلسۂ یوم مسیح موعود منعقد ہوگا۔ اہالیان ربوہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ میں شامل ہوں جلسہ کے اوقات میں تمام کاروبار بند رہیں گے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کا سالانہ تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۹ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج یونین کا سالانہ تقریری مقابلہ ہوا۔ یونین کے وائس پریذیڈنٹ مکرم مرزا حنیف احمد صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ انگریزی تقاریر کا موضوع "ہمارا تعلیمی نظام تھا۔ اس میں اجمل غوری اول آئے اردو کے تقریری مقابلہ میں جس کا عنوان تھا "انسان کی ترقی مذہب سے وابستہ ہے" لطیف احمد قریشی اول آئے۔

ولادت

قادیان سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ مولوی صاحب کا یہ غالباً دوسرا لڑکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو والدین کے لئے اور ساری جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔

یومِ پاکستان ۔۔۔۔ ۲۳ مارچ

برصغیر ہندوپاکستان کے مسلمانوں کی جدّوجہد آزادی پر ایک نظر

انیس ۱۹ سال قبل آج ہی کے دن ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کے نعرہ ہائے تحسین کی گونج میں لاہور میں مشہور قرار دادِ پاکستان منظور کی گئی تھی۔ اس برصغیر میں مسلمانوں کی ایک علیحدہ مملکت قائم کرنے کا نظریہ اگرچہ سنہ ۱۹۳۰ء میں ہی پیش کیا جا چکا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے اسے اپنی سیاسی منزل کے طور پر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کو اس تاریخی اجلاس میں باضابطہ طور پر منظور کیا۔ اس وقت بہت کم لوگوں کو یہ یقین تھا۔ کہ جو عظیم مشکلات درپیش ہیں ان کی موجودگی میں مسلمان ۷ سال کے قلیل عرصہ میں اپنی اس منزل تک پہنچ جائیں گے۔

اس وحدتِ مقصد اور اس جذبۂ اتحاد کی یاد جس کا اس تاریخی دن مسلمانوں نے اظہار کیا تھا۔ پاکستانی باشندے ہر سال ۲۳ مارچ کو "یومِ پاکستان" کی شکل میں مناتے ہیں۔ یہ دن پاکستانیوں کے اتحاد اور ان کے مقاصد کا مظہر ہے۔

اگرچہ برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کے ایک علیحدہ وطن کی حیثیت سے پاکستان کا نظریہ حال میں ظاہر ہوا ہے لیکن اس کی بنیادیں اس وقت پڑ گئی تھیں جب مسلمانوں نے اس برصغیر میں سب سے پہلے قدم رکھا تھا۔

مسلمانوں کی پہلی بستی

سب سے پہلے آٹھویں صدی عیسوی کے اوائل میں مسلمانوں نے برصغیر پاک وہند میں اپنا قدم رکھا۔ سنہ ۷۱۲ء میں جب بحیرہ عرب میں ڈاکوؤں نے عربوں کے جہازوں پر حملہ کیا تو محمد بن قاسم نامی ایک نوجوان جنرل نے اس کے استیصال کا بیڑہ اٹھایا۔ ڈاکوؤں کے اس خطرہ کو دور کرنے کے بعد محمد بن قاسم اور ان کے ساتھی دہانہ دریائے سندھ کے قریب مچھیروں کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں آ کر ٹھہرے تھے جو غالباً موجودہ کراچی کے قریب ہی تھا۔ یہاں سے مسلمانوں نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ اور کچھ ہی عرصہ میں وادیٔ سندھ کا پورا علاقہ ان کے زیرِ اثر آ گیا۔

اس کے بعد اس برصغیر کے پورے شمال مغربی حصہ میں مسلمانوں کی طاقت روز بروز بڑھنے لگی محمود غزنوی نے اس ملک پر ۱۷ حملے کئے۔ اور ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جس نے لاہور کو اس برصغیر میں مسلمانوں کی علم وثقافت کا مرکز بنا دیا۔ گیارھویں صدی عیسوی تک محمد غوری نے مسلمانوں کی سلطنت کی حدود بنگال تک پہنچا دیں اس کے بعد ترک سلاطین کا دور آیا جنہوں نے تقریباً پورے برصغیر پاک وہند کو فتح کر لیا۔

شاہانِ مغلیہ نے اس برصغیر کو ایک عظیم ثقافت سے روشناس کیا۔ اور اعلیٰ فنِ تعمیر، باغوں کی آرائش، خود نوشت اور غیر خود نوشت سوانح حیات کی تصنیف اور دیگر علمی وادبی روایات قائم کیں۔ یہ مغلوں کا عہدِ حکومت اکبر کے زمانہ میں عروج پر تھا۔ سترھویں صدی عیسوی تک اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں تقریباً پورا برصغیر سلطنتِ مغلیہ میں شامل ہو گیا۔

سنہ ۱۷۰۷ء میں اورنگ زیب کے انتقال کے بعد حالات خراب ہونا شروع ہوئے۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ مسلمانوں کی سیاسی طاقت کم ہونے لگی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو اس برصغیر میں انگریزوں کا ایک تجارتی ادارہ تھا مدراس، بمبئی اور کلکتہ میں اپنے قلعے تعمیر کر لئے تھے اور ملک میں اس افراتفری سے اس نے سیاسی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ دلی پر نادر شاہ کے حملہ اور جنوب میں مرہٹوں کے بڑھتے ہوئے اقتدار نے سلطنتِ مغلیہ کی بنیادیں اور بھی کمزور کر دیں۔ چنانچہ مختلف صوبوں کے نوابوں نے سلطنت دہلی کے اقتدار کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح انگریزوں کو آگے بڑھنے کا موقع ملا۔

بنگال کی سرزمین میں سراج الدولہ کی بہادرانہ کوششوں کے باوجود انگریزوں نے اپنے قدم جما لئے۔ اور اس کے بعد ہی ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے حریف یعنی فرانسیسیوں کو ساحل کارومنڈل پر شکست دے کر پورے برصغیر میں نوابوں اور راجاؤں کو زیر کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ سراج الدولہ کے انتقال کے بعد حیدر علی نے انتہائی جواں مردی اور بہادری کے ساتھ انگریزوں کا مقابلہ کیا لیکن انگریزوں نے نظام اور مرہٹوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور اس طرح اس متحدہ طاقت کے ذریعہ سنہ ۱۷۶۸ء میں حیدر علی کو مجبور کیا کہ وہ ایک کثیر رقم اور ایک وسیع علاقہ مرہٹوں کے حوالہ کر دیں۔ اس پر حیدر علی نے انگریزوں کے خلاف سنہ ۱۷۸۲ء میں اپنے انتقال تک برابر جنگ جاری رکھی۔

ٹیپو سلطان

حیدر علی کے انتقال کے بعد ان کے لڑکے ٹیپو سلطان نے اپنے ملک کی آزادی کی خاطر انگریزوں سے جنگ جاری رکھی اور تنہا لڑتے ہوئے بنگلور پر قبضہ کر لیا اور سنہ ۱۷۸۴ء میں حکومت مدراس کو صلح نامہ بنگلور پر دستخط کرنے پر مجبور کیا۔ اس صلحنامہ کی رُو سے انگریزوں نے ان اضلاع پر جن پر نظام کا دعویٰ تھا ٹیپو سلطان کا اقتدار تسلیم کر لیا۔ تاہم لارڈ کارنیوالس کے زیرِ قیادت انگریزوں نے اس صلحنامہ کی خلاف ورزی کی اور ٹیپو سلطان کے خلاف نظام اور مرہٹوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس کے بعد انگریزوں کے خلاف ٹیپو سلطان نے جنگ کا اعلان کر دیا اور بالآخر سنہ ۱۷۹۹ء میں انہوں نے شہادت کا جام نوش کیا۔ اب ملک میں انگریزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی باقی نہیں رہ گیا تھا اور اس طرح ۱۹ ویں صدی کے آغاز میں پورے ملک میں انگریزوں کی حکومت قائم ہو گئی۔

یہ قدرتی امر تھا کہ انگریز اپنی حکومت کے قیام کے بعد ان لوگوں کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھیں جنہوں نے ان کا آخر وقت تک مقابلہ کیا تھا۔ چنانچہ انگریزوں نے مسلمانوں کو حتی الامکان کچلنے کی کوشش کی۔ انگریزوں کے اس جبر وتشدد کی وجہ سے اور اس ذہنی جمود کی وجہ سے جو سیاسی اور فوجی اقتدار اچانک ختم ہو جانے کی بنا پر مسلمانوں میں پیدا ہو گیا تھا اس برصغیر کے مسلمان وقت کا ساتھ نہ دے سکے۔

سیّد احمد خان

ایسے حالات میں سب سے پہلے سیّد احمد خاںؒ نے اس برصغیر کے مسلمانوں کو بیدار کرنا اور اس مسئلہ کو حل کرنا شروع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کی بہبودی اس میں نہیں ہے کہ انگریزوں سے قطع تعلق کیا جائے یا انہیں اپنے خلاف کیا جائے بلکہ اس کے بجائے مسلمانوں کو وقت کے ساتھ آگے بڑھنا اور زمانہ کی ضروریات کے مطابق تربیت حاصل کرنا چاہیئے۔ اس سے وہ حکومت میں بہتر جگہ اور حصولِ آزادی کے لئے بہتر مواقع حاصل کر سکیں گے۔ اس طرح سیّد احمد خان نے آئندہ بہتر نتائج کے لئے سیاسی مفاہمت کرنے کا پیغام دیا۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ قائم ہوئی۔ انگریزوں کو متعدد بار یاد دلایا گیا کہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ناانصافیاں کی گئی ہیں اور اب ان کے ساتھ انصاف ہونا چاہیئے۔ بعد ازاں مسلم لیگ نے حکومت خود اختیاری کا مطالبہ کیا اور مسٹر جناح نے ملک میں سیاسی ومعاشرتی اصلاح کے لئے اپنا مشہور ۱۴ نکاتی پروگرام پیش کیا۔ اس وقت تک مسلم لیگ کو کافی قوت حاصل ہو گئی تھی۔ اور انگریزوں کو مجبوراً اس کے مطالبات پر غور کرنا پڑتا تھا۔

نظریۂ پاکستان

اس زمانہ میں یعنی سنہ ۱۹۳۰ء میں معین طور پر پاکستان کا نظریہ پیش کیا گیا۔ مشرق کے شاعر ومفکر علامہ محمد اقبال نے مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ "میں چاہتا ہوں کہ پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبے، سندھ اور بلوچستان کو ملا کے ایک مملکت قائم کی جائے۔ لہذا اس میں ہندوستان اور اسلام کے بہترین مفاد میں ایک مربوط اسلامی مملکت کے قیام کا مطالبہ کرتا ہوں۔"

اقبال کے اس نظریہ کو آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے تاریخی اجلاس لاہور میں سنہ ۱۹۴۰ء میں قراردادِ پاکستان کی صورت میں منظور کر لیا چنانچہ ہم اس تاریخ کو یومِ پاکستان مناتے ہیں۔

کا زمانہ آیا ۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم کے آغاز سے انگریزوں کی بنیادیں کمزور پڑ گئیں۔ خصوصاً جنگ میں جاپان کی شرکت سے جنگ کے شعلے خود اس برصغیر کے قریب آ گئے۔ قائداعظم محمد علی جناح برطانوی حکومت کے ساتھ اپنی ہر گفت و شنید میں اپنے مطالبہ پاکستان پر قائم رہے اور پارلیمانی وفد اور کیبنٹ کمیشن نے علاقائی حکومتوں وغیرہ کے قیام کی جو تجاویز پیش کی تھیں۔ وہ ناکام رہیں آخر ۳ر جون ۱۹۴۷ء کو حکومت برطانیہ کو مطالبہ پاکستان ماننا پڑا اور یہ نئی مملکت اسی سال ۱۴ر اگست کو عالم وجود میں آئی قائد ملت لیاقت علی خان کے انتقال کے بعد ملک میں بدنظمی کا دور رہا اور اب نئی حکومت کے قیام سے درحقیقت یہ ملک ہمیں دوبارہ حاصل ہوا۔ چنانچہ آج پاکستانی اس جوش و جذبہ کے ساتھ یوم پاکستان منا سکتے ہیں۔ جس کا ۱۱ سال قبل انہوں مظاہرہ کیا تھا۔

نئی حکومت کا سب سے بڑا اصلاحی اقدام

مغربی پاکستان میں اصلاحات اراضی

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد جنرل محمد ایوب خان نے اپنی پہلی کانفرنس میں قوم سے وعدہ کیا تھا کہ نئی حکومت سائنٹیفک بنیاد پر اصلاحات اراضی کو سب سے زیادہ اہمیت دے گی۔ انہوں نے تین ماہ میں اپنا وعدہ پورا کر کے نئی حکومت کا ایک سب سے بڑا اصلاحی پروگرام شروع کیا ہے۔ پاکستان کی معیشت زرعی ہے۔ اور ملک کی ترقی کا انحصار زراعت پر ہے۔ دیہی آبادی کا تقریباً ۹۰ فیصدی حصہ زراعت سے متعلق ہے۔ اور شہری مزدوروں میں سے تقریباً ۷۵ فیصدی زراعت میں لگے ہوئے ہیں۔ قومی آمدنی میں زراعت کا حصہ تقریباً ۶۰ فیصدی ہے اور غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی میں سے تقریباً ۹۵ فی صدی زراعت سے حاصل ہوتا ہے۔ لہذا زراعت ہماری قومی معیشت کی بنیاد ہے اور اس کی ہمہ گیر ترقی و استحکام سب سے زیادہ ضروری ہے

مسائل

پاکستان کے بنیادی زرعی مسائل متعدد ہیں زرعی پیداوار کا تناسب بہت کم ہے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کسانوں کی آمدنی کی سطح نیچی ہے اور عوام کو مناسب غذا حاصل نہیں ہوتی اور صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے اصلاحات اراضی کا اعلان کیا گیا ہے۔

ملک کی آبادی میں ہر سال ۱.۴ فیصدی اضافہ ہو رہا ہے۔ لہذا بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پیداوار میں اضافہ بھی ضروری ہے۔ مزید براں زرعی پیداوار کی برآمد کے لئے بھی پیداوار میں اضافہ ضروری ہے۔ غلہ کی پیداوار میں اضافہ نہ ہونے کی صورت میں صنعتی ترقی۔ تعلیم اور صحت وغیرہ کے فروغ کی اسکیموں کو عملی جامہ پہنانا مشکل ہو جائے گا۔

طریقہ لگان داری

پاکستان کی زراعت کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ لگان داری کے مسائل بہت پیچیدہ تھے۔ چھوٹے کسانوں کی حالت بہت خراب تھی یہ تمام خرابیاں جاگیرداری نظام کی پیدا کردہ تھیں۔ اور ان کا اثر یہ ہوا کہ کسانوں کو خود پر اعتماد باقی نہیں اور انہوں نے پوری محنت اور دلچسپی کے ساتھ کام کرنا چھوڑ دیا۔ پرانے نظام کے تحت دیہات میں سب سے اونچا مرتبہ جاگیردار کا ہوتا تھا۔ جو کسانوں کو کرایہ پر زمین دیا کرتا تھا۔ اس کے بعد وہ کسان آتے تھے جو چھوٹی اراضی کے مالک ہوتے تھے جسے وہ خود اپنے خاندان کے افراد یا مزدوروں کے ذریعہ کاشت کرتے۔ اس کے بعد لگان ادا کرنے والے کاشت کار تھے۔ جنہیں زمیندار زمین سے بیدخل نہیں کر سکتا تھا۔ اس کے بعد ایسے کاشتکار تھے جو اراضی سے کوئی مستقل لگاؤ نہیں رکھتے تھے۔ سب سے آخر میں وہ زرعی مزدور آتے تھے۔ جن کی حیثیت عام مزدوروں سے مختلف نہیں تھی البتہ یہ مزدور عام مزدوروں سے غیر منظم تھے

صنعت نقل و حمل اور معاشرتی سروسوں کا تقاضہ تھا کہ کاشتکار نہ صرف اپنی ضرورت کے لئے کافی غلہ پیدا کرے۔ بلکہ اتنا غلہ پیدا کرے کہ اس سے قومی بازار حتیٰ کہ عالمی بازار کی مانگ پوری کرے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمینداری پاکستان کا ایک بنیادی مسئلہ تھی اور تمام اقتصادی اور معاشرتی مسائل پر حاوی تھی۔

مشرقی پاکستان

اصلاحات اراضی کے شعبہ میں مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے آگے رہا ہے۔ بنگال کے نظام زمینداری کی خرابیوں کو بہت پہلے محسوس کر لیا گیا تھا۔ اور ۱۹۴۰ء میں محصول اراضی کے کمیشن نے بعض اصلاحات تجویز کیں۔ قیام پاکستان کے بعد ایسٹ بنگال اسٹیٹ اکوزیشن اینڈ ٹیننسی ایکٹ پاس ہوا۔ جس کے ذریعہ اراضی کی ملکیت اور لگان داری کے طریقوں میں بنیادی اصلاح کی گئی۔ اور اس ایکٹ کے تحت خود کاشت اخاص اراضی کی حد ۱۰۰ معیاری بیگھہ یا دس بیگھہ فی رکن خاندان وجو بھی زیادہ ہو) ہے۔ خصوصی صورتوں میں ان حدود میں ترمیم ہو سکتی ہے۔ قانوناً حکومت اراضی کی مالک بن گئی ہے اور کاشتکاروں کو تمام قبضہ کے تمام حقوق حاصل ہیں وہ اپنی اراضی کو دوسرے کاشتکاروں کے ہاتھ منتقل بھی کر سکتے ہیں۔ ذیلی کرایہ داری منسوخ قرار دے دی گئی ہے۔

زمین حاصل کرنے کا سرسری طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ کیونکہ بدیانت زمیندار طرح طرح کی بدعنوانیاں کر رہے تھے مثال کے طور پر وہ معمولی معمولی رقمیں لے کر خود کاشت زمینیں چھوڑ رہے تھے۔ بہرحال زمینداروں کی زمینداری اور دیگر حقوق معاوضہ کی بنیاد پر حاصل کئے گئے ہیں۔ جو آمدنی کی بنیاد پر معین ہوتا ہے اور زیادہ آمدنی پر کم اور کم آمدنی پر زیادہ شرح سے ملتا ہے۔ حکومت مشرقی پاکستان نے ۱۴ر اپریل ۱۹۵۱ء کو زمینداری ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ حکومت کے اس فیصلہ کو عدالت میں چیلنج کیا گیا۔ لیکن عدالت نے بھی جنوری ۱۹۵۷ء میں حکومت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس اسکیم سے حکومت کی مالگذاری سے ہونے والی آمدنی میں معقول اضافہ ہوا۔ اور ۵۳-۱۹۵۲ کے ایک کروڑ ۷۷ لاکھ روپے سے بڑھ کر یہ آمدنی ۵۸-۱۹۵۷ء میں ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ہو گئی زمینداری ختم کرنے کی اسکیم کے عملدرآمد میں جو دشواریاں اور مشکلات پیش آ رہی ہیں انہیں دور کرنے کے لئے حکومت مشرقی پاکستان نے حال میں زرعی اصلاحات کا ایک کمیشن قائم کیا ہے۔

مغربی پاکستان

مغربی پاکستان میں زیر کاشت رقبہ تقریباً ۲ کروڑ ۰۵ لاکھ ایکڑ ہے اور مغربی پاکستان کی دیہی آبادی تقریباً دو کروڑ ۲۷ لاکھ ہے۔ جس کے ۹۰ فیصدی کی گزر بسر زراعت پر ہے۔ چنانچہ قابل کاشت زرعی اراضی میں اضافے کے امکانات بہت کم ہیں۔ ادھر اکثر بڑے زمیندار اپنی آمدنی سے زرعی پیداوار میں اضافے پر کچھ زیادہ خرچ نہیں کرتے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کہیں ہاڑی کے بڑے طریقے فرسودہ ہیں اور آبپاشی کی سہولتوں میں اضافے کے باوجود فی کس پیداوار نہ صرف یہ کہ بڑھی نہیں بلکہ اس میں الٹی کمی ہو گئی۔

مجالس انصار اللہ کا

پارہ دوم کا امتحان

حسب فیصلہ شوریٰ قرآن مجید کے نصف پارہ کے ترجمہ کا امتحان سال رواں میں قیادت تعلیم انصار اللہ کے پروگرام میں شامل ہے گذشتہ سال پارہ دوم کے نصف اول کا امتحان ہو چکا ہے سال رواں میں پارہ دوم کے نصف باقی کا امتحان ہو گا۔ اس کے لئے ۱۰ر مئی بروز اتوار مقرر کیا جاتا ہے۔

اراکین مجلس انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ رمضان المبارک میں دوسرے پارے کے نصف آخر کا ترجمہ سیکھیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تفسیر صغیر سے آسانی سے مدد لی جا سکتی ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

ولادت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۴ر مارچ بروز ہفتہ عزیزم رشید احمد صاحب ابن مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے

منظور احمد خان نسیم

اس کی سب سے بڑی وجہ دیہی معاشرہ کی بنیادی خرابیاں ہیں۔ مغربی پاکستان میں زرعی اصلاحات کی رفتار سست تھی اور اس کے مختلف علاقوں میں اس کی مختلف طریقوں سے کوشش کی گئی۔ چنانچہ ۱۹۵۲ء میں سابق صوبہ پنجاب میں قانون لگانداری منظور کیا گیا تھا جس کے رو سے سو ایکڑ سے زیادہ کا زمیندار اپنے قبضہ میں ۵۰ ایکڑ سے زیادہ غیر سیراب اور سو ایکڑ سے زیادہ غیر سیراب اراضی نہیں رکھ سکتا تھا۔ سابق صوبہ شمال مغربی سرحد کی حکومت نے بھی حصول آزادی کے بعد کاشتکاروں کی حالت بہتر . . . . بنانے کے لئے قوانین بنائے۔ جن پر کسی حد تک قابل اطمینان عملدرآمد ہوا اور کاشتکاروں کی ایک بڑی تعداد کو حق ملکیت حاصل ہو گیا۔ لیکن اس سلسلہ میں سابق پنجاب اور سابق صوبہ سندھ کے قانون لگانداری پر اطمینان بخش عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

ان حالات میں صدر جنرل محمد ایوب خاں نے عنان حکومت سنبھالی۔ چنانچہ انہوں نے فوراً ہی یہ برمحل اعلان کیا

”یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اس مسئلہ پر بہت ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور ایسے فیصلے کریں جو معاشرتی و اقتصادی ناہمواریاں دور کرنے کے ساتھ ایک ترقی پذیر زرعی اقتصادی نظام کے قیام میں مدد دیں“ مغربی پاکستان میں زمین پر بے انتہا بار تھا۔ اور قانون وراثت کے نتیجہ میں زمین کی ملکیتیں اقتصادی لحاظ سے غیر منفعت بخش حد تک منقسم ہوتی جا رہی تھیں۔ چنانچہ صدر مملکت نے زرعی اصلاحات کا ایک کمیشن زمینداری اور کاشتکاری کے مسائل کی جانچ کرنے اور ٹھوس سفارشات پیش کرنے کے لئے قائم کیا اور کمیشن کی سفارشات پر حکومت پاکستان نے ۷ فروری ۱۹۵۹ء کو زرعی اصلاحات کا منصوبہ نافذ کیا جو صوبہ میں ہر ملک میں اقتصادی لحاظ سے مستحکم معاشرتی اعتبار سے آزاد اور سیاسی طور پر مضبوط اور خوشحال معاشرہ قائم کرنے کی راہ میں پہلا قدم ہے۔

دراصل زرعی اصلاحات نافذ کر کے حکومت نے ایک دور آفرین فیصلہ کیا ہے۔ یہ اصلاحات صدیوں پرانے زرعی نظام اور مغربی پاکستان کے معاشی و اقتصادی ڈھانچہ میں انقلاب پیدا کر دیں گی۔ خاص طور پر کاشتکاروں کو ملکیت کے حقوق دے کر ان کے حوصلے بلند کر دیں گی۔

پاکستان میں کھیتی باڑی صرف روزی کمانے کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ دیہات میں زرعی اراضی کی ملکیت پر انسان کے معاشرتی مرتبہ کا انحصار بھی ہوتا ہے۔ منصوبہ بندی کمیشن کے مرتب کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ۶۵ فیصدی زمینداروں میں ۳۳ لاکھ اشخاص کے پاس پانچ ایکڑ فی کس سے بھی کم اراضی ہے اور دوسری طرف ۶ ہزار اشخاص کے پاس ۵۰۰ ایکڑ فی کس سے بھی زیادہ اراضی ہے۔ ان اعداد سے واضح ہوتا ہے کہ یا تو اراضی کی ملکیت بہت کم ہے یا بہت زیادہ۔ کم ملکیت کا نتیجہ تو پیداوار میں کمی ہوتی ہے۔ لیکن بڑی ملکیتیں اور بھی نقصان دہ ثابت ہوئی ہیں۔ کیونکہ عام طور پر بڑے زمیندار جنہیں معقول آمدنی ہوتی ہے اپنی زمین کو بہتر بنانے میں بہت کم توجہ دیتے ہیں۔

زرعی اصلاحات کے تحت ملکیت کی حد پر جو پابندی عاید کی گئی ہے وہ زمینداروں کی اس بے توجہی کو دور کر دے گی۔ کیونکہ زمین کم ہونے کی وجہ سے وہ پیداوار بڑھانے پر توجہ دیں گے۔ اب بڑے زمیندار ملک کے معاملات میں سیاسی دباؤ نہ ڈال سکیں گے حالانکہ سابقہ حکومتوں کے دور میں بڑی حد تک ان ہی کے اثر سے ملک معاشی الجھنوں میں مبتلا ہوا۔ اور یہ حکومتیں اس اثر ہی کی بنا پر زرعی اصلاحات نافذ نہ کر سکیں۔

زرعی اصلاحات کا ایک اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ ان کے ذریعہ ملک سے جاگیرداری کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کو زمینداروں اور جاگیرداروں کی وہ زمینیں حاصل ہو جائیں گی جو مقررہ حد سے زیادہ ہیں۔ اور پھر یہ زمینیں ان مستحق کاشتکاروں کو تقسیم کر دے گی جو محنت کرنا اور پیداوار بڑھانا چاہتے ہیں۔ اب کاشتکاروں کو زمینداروں کے ظلم و ستم سے نجات مل گئی اور وہ ان پر ناجائز دباؤ نہیں ڈال سکیں گے۔

زرعی اصلاحات نے کاشتکاری کی ترقی اور ملک کی خوشحالی کا دروازہ کھولا ہے۔ کیونکہ زمینداری کے خاتمہ، املاک کی جمعبندی، دخیل کار کاشتکاروں کے موروث بن جانے اور حکومت کو حاصل ہونے والی زمین کی دوبارہ تقسیم سے صوبہ کی زرعی پیداوار میں بلاشبہ اضافہ ہوگا۔ ملک کو باہر سے غلہ درآمد کرنا نہ پڑے گا۔ اور غیر ملکی زرمبادلہ بچے گا۔

مختصر یہ کہ زرعی اصلاحات، زرعی اقتصادی نظام میں معاشرتی انصاف قائم کر دیں گی۔ اور ان سے ملک کا مجموعی اقتصادی نظام بھی مستحکم اور استوار ہوگا۔

درخواست دعا: میری خالہ محترمہ بی بی اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب بوجہ فالج بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (نصرت پروین بولے دی جھگی اٹھوال)

بے خانماں اشخاص کی بحالی کا کام اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا

نئی حکومت کا ایک عظیم کارنامہ

ملک کے نظم و نسق پر انقلاب خوشگوار کا خوشگوار اثر سب سے زیادہ بے خانماں اشخاص کی بحالی کے کام میں نمایاں ہے جونہی صدر مملکت نے اپنی کابینہ کی تشکیل کا اعلان کیا۔ جنرل محمد اعظم خاں نے اپنے عہدہ کا خلعت اٹھانے سے قبل ہی کراچی میں مہاجر بستیوں کا معائنہ کیا۔ اور ان علاقوں میں صفائی اور حفظان صحت کے انتظامات کے لئے فوراً حکم جاری کیا۔

جنرل محمد اعظم خان کراچی میں رہنے والے مہاجرین کی پریشانیوں اور تکلیفوں سے بہت متاثر ہوئے۔ اور اس زبردست ہمت اور ولولہ کے ساتھ جو ان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ جلد از جلد بے خانماں اشخاص کی بحالی کا کام مکمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

حصول آزادی کے بعد ہندوستان کے تقریباً ایک کروڑ مسلمانوں کو اپنا گھر بار چھوڑ کر پاکستان میں پناہ لینا پڑی۔ ان بے خانماں اشخاص کی بحالی کا کام گذشتہ گیارہ سال سے تشنۂ تکمیل تھا۔ اس سلسلہ میں دو خاص امور انجام دینے تھے۔ اوّل گنجان آبادی والے شہروں کی گندی بستیوں میں رہنے والے مہاجرین کے لئے مناسب سکونت کا بندوبست۔ اور دوسرا ان بے خانماں اشخاص کے دعاوی کا تصفیہ جن کی املاک پر حکومت ہندوستان نے قبضہ کر لیا ہے۔

دعاوی کا تصفیہ

چنانچہ بے خانماں اشخاص سے دعاوی طلب کئے گئے تاکہ ان کا تصفیہ کیا جا سکے تقریباً چار لاکھ دعاوی موصول ہوئے اور جنرل اعظم خاں کی ہدایات کے بموجب اب تک ۵۵ فیصدی دعاوی کی تصدیق کی جا چکی ہے۔ مزید براں حقیقی دعاوی کی تصدیق میں تاخیر کے ازالہ کی غرض سے مارشل لا کا ایک ضابطہ بھی جاری کیا گیا۔ جس میں جعلی یا مغالطہ آمیز دعاوی پیش کرنے والوں کو اپنے دعاوی واپس لینے یا ان میں تصحیح کرنے کی ہدایت کی گئی۔ اس کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ لیکن تصدیق شدہ دعاوی کے معاوضہ کا انحصار ملک میں حاصل شدہ متروکہ املاک پر ہے۔

چونکہ یہ املاک معاوضوں کی ادائیگی کے لئے ناکافی ہیں۔ تاہم معاوضہ کی غرض سے تمام متروکہ املاک حاصل کرنے کے لئے مارشل لا کے ضابطہ میں ہدایت کی گئی کہ ہر قسم کے متروکہ املاک کے ناجائز قبضہ۔ فروخت اور انتظام وغیرہ کی اطلاع فراہم کی جائے۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے متروکہ املاک پر ناجائز قبضہ یا اس کا ناجائز تصرف کیا ہے یا جنہوں نے مبالغہ آمیز دعاوی واپس نہیں لئے۔ یا ان میں ضروری ترمیم نہیں کی یا جنہوں نے دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں جھوٹی شہادت دی ہے اگر انہوں نے مقررہ تاریخ تک صحیح واقعات نہ بتائے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔ متعلقہ محکمہ کے اس عملہ کو بھی جس نے ریکارڈوں میں ناجائز ترمیم کی ہو مقررہ تاریخ سے قبل ان ریکارڈوں کی تصحیح کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مارشل لا کے اس ضابطہ کی وجہ سے بکثرت لوگوں نے اپنے دعاوی درست کرائے ہیں اور اپنے قبضہ میں موجود متروکہ املاک کا اظہار کر دیا ہے۔

معاوضہ

چنانچہ بے خانماں اشخاص کی آبادکاری کے اس دشوار مسئلہ کو حل کرنے کا راستہ ہموار کرنے کے بعد جنرل اعظم خان نے ملک میں حاصل شدہ متروکہ املاک کی حدود میں اس مسئلہ کو منصفانہ طور پر حل کرنے کے طریقہ پر غور کرنا شروع کر دیا۔ ان کی خواہش ہے کہ مقامی لوگوں یا بے خانماں اشخاص کو بیجا طور پر ان کی جگہ سے نہ ہٹایا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ اس سال کے آخر تک آبادکاری کا کام مکمل ہو جائے۔ اس غرض سے بے خانماں اشخاص (معاوضہ و بحالی) کے ایکٹ ۱۹۵۸ء میں ترمیم کرنے کے لئے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا جس کا تعلق شہری جائداد کے دعاوی سے ہے آرڈیننس کی اس سکیم کے تحت دعویٰ کنندگان بے خانماں اشخاص اور مقامی اشخاص بعض قسم کے مکانات مناسب قیمت کی ادائیگی پر اپنے قبضہ میں رکھ سکیں گے یہ دعویٰ کنندگان کے قبضہ میں یوں تعین قیمت کی بنیاد پر ان کے نام منتقل کی جا سکیں گی۔ ان لوگوں کو جن کا متروکہ مکانات صنعتی اداروں یا دوکانوں پر جائز قبضہ ہے۔ تین سال تک قبضہ کا حق دیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد ان کے قبضہ پر ملک کے عام

(آگے مسلسل صفحہ ۶ پر)

قانون کا اطلاق ہوگا۔ فیصدی معاوضہ کی آخری تعیین ہونے تک تصدیق شدہ دعاوی کے اول ایک لاکھ کے چالیس فی صدی تک اور بقیہ کے ۲۵ فیصدی تک معاوضہ دینے کی منظوری دی گئی ہے اس سکیم کے تحت دعویٰ کنندگان اپنے قبضہ میں موجودہ جائداد کی قیمت اپنے دعویٰ کی رقم سے منہا کر سکیں گے اور اس کے بعد قیمت کا جو حصہ باقی رہے گا اسے آسان قسطوں میں ادا کر سکیں گے۔ اسکیم میں بے خانماں اشخاص اور مقامی باشندوں کو بعض مراعات بھی دی گئی ہیں۔ ان تمام باتوں سے ان لوگوں کو اب اپنے تحفظ کا اطمینان ہوگیا ہے۔ جن کے قبضہ میں متروکہ املاک موجود ہے۔ ساتھ ہی معاوضہ کی اسکیم پر عملدرآمد کے لئے بھی راستہ صاف ہوگیا ہے جس پر اپریل ۱۹۵۹ کے پہلے ہفتہ میں عمل شروع ہو سکا۔

تصفیہ کے کام کو انجام دینے کے لئے انتظامی ادارہ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ اور اگر ضروری ہوا تو اس میں اضافہ بھی کیا جائے گا تاکہ ۱۹۵۹ء کے آخر تک تمام دعاوی کا تصفیہ مکمل ہو جائے۔

زرعی دعاوی

جہاں تک زرعی جائداد کے دعاوی کا تعلق ہے ان کے معاوضہ کا کام بڑی حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ زرعی جائداد کے دعویٰ کنندگان کو اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے چیف سٹلمنٹ کمشنر کی تیار کردہ ضمنی اسکیم مرکزی حکومت منظور کر چکی ہے

منتقلہ علاقوں کے بے خانماں اشخاص کو ہم مستقل بنیاد پر اراضی کی الاٹمنٹ کی جا چکی ہے۔ اور جنرل اعظم خان نے ان کے نام مستقل الاٹمنٹ کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ اس طرح اس سال کے وسط میں زرعی جائداد کے دعویٰ کنندگان کے دعاوی کا تصفیہ مکمل ہو جائے گا۔ اب شہری مہاجرین کی آبادکاری کے مسئلہ پر پوری توجہ دی جا سکے گی۔

سروے

بے خانماں مہاجرین کی بحالی کے لئے ضروری ہے کہ ان لوگوں کے لئے مکانات تعمیر کئے جائیں جو آجکل انتہائی خراب حالات میں زندگی گذار رہے ہیں سابق دوراِ حکومت میں بھی گذشتہ بارہ

سال تک اس مسئلہ کا باقاعدہ جائزہ نہیں لیا گیا۔ لیکن جنرل اعظم خان نے فوراً مہاجرین کے سروے کا حکم دیا تاکہ اس مسئلہ کا پورے طور پر اندازہ لگایا جا سکے اس سلسلہ میں بڑے جوش و جذبہ کا ثبوت دیا گیا۔ اور کراچی یونیورسٹی کے چار سو سے زیادہ طلباء نے وزیر موصوف کی دعوت پر یہ کام انجام دینے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔ اس سروے سے معلوم ہوا ہے کہ صرف کراچی ہی میں ایک لاکھ سو ہزار خاندانوں کو مکانوں کی ضرورت ہے

مکانات کی اسکیمیں

مشرقی اور مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں بحالی کا کام بڑی عظیم نوعیت کا ہے۔ اس کام کی رفتار کا انحصار عمارتی سامان اور ضروری غیر ملکی زرمبادلہ کی فراہمی پر ہے۔ حکومت کراچی میں اب غریب مہاجرین کے لئے ۴۲ ہزار کوارٹر فراہم کر چکی ہے۔ جن پر ۶۳ء۸ ملین روپے صرف ہوئے ہیں۔ حکومت پاکستان اس مقصد کے لئے قائم کردہ اعلیٰ اختیار یافتہ کمیشن کو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ رقوم دینے کی کوشش کر رہی ہے

یونان کی مشہور [illegible] مشیر کار انجنیروں کی فرم ڈوکسیاڈس ایسوسیٹ اس کمیٹی کی مدد کر رہی ہے۔ حکومت نے فی الحال کورنگی میں ۷۰ ملین روپے کے مصارف سے پندرہ ہزار کوارٹروں کی تعمیر کا انتظام کیا ہے۔ یہ کالونی اپنی تمام ضروریات خود پوری کرے گی۔ اور یہاں اسکول بہبودی کے مرکز شفاخانے۔ ہسپتال اور مارکٹ وغیرہ بھی ہوں گے۔ ہر کوارٹر میں اتنی جگہ ہوگی کہ اس میں رہنے والا شخص بعد میں مزید کمرے تعمیر کر سکے گا امید ہے کہ یہ منصوبہ جون ۱۹۵۹ء تک مکمل ہو جائے گا۔

مغربی پاکستان میں حکومت تقریباً ۲۷ ہزار خاندانوں کے لئے سکونتوں کا انتظام کر چکی ہے۔ تاہم ستر ہزار خاندانوں کے لئے مزید سکونتی سہولتیں فراہم کرنی ہیں۔ چنانچہ مرکزی حکومت بارہ بستیوں میں تقریباً ۲۳ ہزار خاندانوں کے لئے مکانات فراہم کرنے کی ۵ اسکیموں پر غور کر رہی ہے جن پر تقریباً بتیس ملین روپے کی لاگت آئے گی۔ مشرقی پاکستان میں حکومت اب تک ۱۰۷۲۲۷ خاندانوں کو اپنی آپ امداد پر نواحی بستیوں میں اور زرعی زمینوں پر آباد کر چکی ہے۔ لیکن ابھی تقریباً

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

باقاعدہ رجسٹرڈ انجمن ہے

بہت سے دوست جو وقف جدید کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی شاخ خیال کرتے ہیں ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وقف جدید کا ادارہ وطن عزیز "پاکستان" میں ترویج تعلیم اور رفاہ خلق کی خدمات بجا لانے کی خاطر "وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ" کے نام سے اسی طرح باقاعدہ طور پر علیحدہ رجسٹر شدہ ہے۔ جس طرح صدر انجمن احمدیہ یا تحریک جدید انجمن احمدیہ رجسٹرڈ ہیں۔ لہٰذا خط و کتابت کرتے وقت اور خصوصاً انجمن مذکور کے نام منقولہ و غیر منقولہ جائداد ہبہ کرتے وقت اس امر کو خاص طور پر محفوظ رکھا جائے۔ (جزاکم اللہ احسن الجزاء)

(انچارج دفتر وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ مارچ بروز بدھ عزیزم محمد اشرف احمد صاحب ولد ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن کا نکاح عزیزہ سکینہ طاہرہ بنت چوہدری عبدالحق صاحب کے ہمراہ بعوض مہر تین ہزار روپیہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل چک ۲۷۶ ب ضلع لائلپور نے پڑھا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے

اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف عدن

۲۰ ہزار شہری مہاجرین اور تقریباً اتنے ہی دیہی مہاجرین کی بحالی کا انتظام باقی ہے مشرقی پاکستان میں بہت گنجان آبادی ہے وہاں فی مربع میل تقریباً ۱۰۰۰ اشخاص آباد ہیں۔ لہٰذا اس حصہ میں دیہی مہاجرین کو الاٹ کرنے کے لئے عملاً کوئی اراضی باقی نہیں ہے پھر بھی حکومت صوبہ میں تمام غیر مزروعہ زمین کو قابل کاشت بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور اس قسم کے مہاجرین کی بحالی کے دیگر امکانات کا بھی جائزہ لے رہی ہیں۔ مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان میں نواحی بستیوں کی تعمیر کی ایک اسکیم منظور کی ہے۔ اور آجکل اس سلسلہ میں ایک منصوبہ پر عمل کیا جا رہا ہے۔ جس میں ۱۲ ملین روپے کے مصارف اندازہ ہے۔

بیواؤں۔ یتیموں۔ ضعیفوں اور معذور مہاجرین کو عارضی معاوضہ دینے کی اسکیم پر بھی عمل کیا جا رہا ہے۔ اب تک اس اسکیم کے تحت کراچی میں پندرہ لاکھ روپے

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۳ ۵۹-۳-۵ کو مسجد مبارک میں میری نواسی عزیزہ رشیدہ بیگم بنت چوہدری فضل احمد خان صاحب مرحوم آف سرڈوالہ کا نکاح چوہدری محمد اسلم خان صاحب ایم ایس سی ابن چوہدری عبدالعزیز صاحب سرڈوالہ کے ہمراہ مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔ اسی روز محلہ دار الصدر غربی میں مکرم بشارت احمد صاحب افریقی کی کوٹھی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دیگر احباب و بزرگان کے علاوہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو مبارک کرے۔ اور رمضان المبارک کے مبارک مہینہ سے مجھے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی توفیق دے (چوہدری عبدالحمید خان کاٹھ گڑھی صحابی)

سے زیادہ کی رقم تقسیم کی جا چکی ہے مغربی پاکستان میں بھی اتنی ہی رقم تقسیم کی گئی ہے ملک اقتصادی طور پر زیادہ ترقی یافتہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے مہاجرین کی بحالی کا کام اور بھی زیادہ دشوار ہو گیا ہے تاہم حکومت جلد از جلد اس مسئلہ کو حل کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ خود جنرل اعظم خان نے اس سال کے آخر تک کام مکمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ آئی۔ سی۔ اے اور فورڈ فاؤنڈیشن جیسے امریکی اداروں نے بے خانماں اشخاص کی معاشرتی و اقتصادی بحالی کے لئے بڑی مدد دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء کو الہام ہوا

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِی نَبْتَلِیْہِ بِذُرِّیَّۃٍ فَاسِقَۃٍ مُلْحِدَۃٍ یَمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا

ترجمہ :۔ جو شخص قرآن مجید سے کنارہ کرے گا ہم اسے خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کریں گے جن کی ملحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دنیا پرستی کریں گے اور میری پرستش سے ان کا کچھ حصہ نہ ہوگا اور توبہ اور تقویٰ نصیب نہیں ہوگا۔

ایسے واضح الہام کے پیش نظر کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں معلوم دیتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی واحد غرض قرآن مجید پڑھنا۔ سمجھنا اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلانا تھا۔ حضور کی کتب پر غور کیا جائے۔ تو قریباً تمام کلام پاک کی آیات کی تشریح سے بھرا ہوا پائیں گے۔ غرض حضور علیہ السلام کا منشا قرآن مجید کے نور کو دنیا میں دوبارہ پیش کرنا تھا۔ جو آپ نے کیا۔

احباب جماعت اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں اور ابدی زندگی کے روشن امکانات دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اپنی اولادوں کو قرآنی تعلیم سے مزین کریں۔ یعنی ان کو قرآن پڑھائیں۔ سمجھائیں اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کریں۔ حضور فرماتے ہیں ؎

اے بے خبر بخدمت قرآن کمر ببند — زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

محمد حسین عفی عنہ صدر جماعت احمدیہ جھنگ شہر

علمی مقابلہ کا نتیجہ

گذشتہ دنوں خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار ربوہ نے "فضائل رمضان المبارک" کے موضوع پر مضمون لکھنے کے مقابلہ کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ مقررہ عنوان پر جو مضامین موصول ہوئے ان میں سے ۔ (۱) مکرم مولوی نصیر احمد خانصاحب جامعہ احمدیہ ۶۰/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے اوّل آئے۔ اور (۲) مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم احمد نگر ۵۵/۱۰۰ نمبر حاصل کرکے دوم قرار پائے۔ ان دونوں خدام کو مجلس حلقہ گول بازار کی طرف سے انعام پیش کیا جائے گا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے ایک فزیکل انسٹرکٹریس کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے ایک فزیکل انسٹرکٹریس کی ضرورت ہے جس نے والٹن کالج لاہور سے جونیئر ڈپلومہ حاصل کیا ہوا ہو۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں دیتے وقت بہنیں اس امر کا ذکر اپنی درخواست میں ضرور کریں کہ ربوہ میں ان کی رہائش کا کیا انتظام ہوگا۔ کیونکہ فضل عمر جونیئر سکول میں فی الحال بورڈنگ کا انتظام نہیں ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

چوہدری نعمت علی پسر چوہدری نور محمد صاحب (آف ونجواں ضلع گورداسپور) کوارٹر ۱۴۱ ای بی سینیا لائن کراچی ۳ کا نکاح مسماۃ نصیرہ بیگم دختر چوہدری محمد شفیع صاحب وڑائچ (آف ونجواں) ساکن بلاکی چک ۸۲ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے مہر اور مسمی ناظر حسین پسر چوہدری نور محمد صاحب مذکور چک ۳۶ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور کا نکاح مسماۃ بشریٰ بیگم دختر چوہدری محمد شفیع صاحب مذکور کے ساتھ بعوض مہر ایک ہزار روپے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مسجد احمدیہ احمدیہ نگر متصل ربوہ میں بروز جمعہ بتاریخ ۱۶/۱/۵۹ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تاج الدین لائلپوری (ناظم دارالقضاء) ربوہ

میں بعارضہ خرابی (پتہ) دس یوم سے بیمار ہوں احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں
— سردار محمد پیڈ ارضی غلہ منڈی علی پور ضلع مظفر گڑھ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے اجتماعی دعائیں

اور صدقات

چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا

جماعت نے ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور اجتماعی طور پر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔

غلام احمد سیکرٹری مال چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

قصور

مورخہ ۱۱/۳/۵۹ کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کے باعث ایک بکرا صدقہ دیا۔ اور اجتماعی دعا کی۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت اور کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ آمین

محمد صادق جنرل سیکرٹری۔ قصور

ملیانوالہ

چھ مارچ ۱۹۵۹ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی و عمر درازی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ ایک دیگ کے چاول بطور صدقہ تقسیم کئے گئے۔

خاکسار فضل الدین لدھیانوی (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ)

عارف والہ

مورخہ ۶/۳/۵۹ کو بعد نماز جمعہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ عارف والہ نے ایک لمبی دعا کروائی۔ بعدہٗ ہر ایک احمدی نے حسب توفیق صدقہ دیا۔

بشارت احمد ۱۲۶/۷ عارف والہ ضلع منٹگمری

شمس آباد

جماعت احمدیہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور نے ایک عدد دنبہ بطور صدقہ ذبح کرکے غربا میں تقسیم کیا۔ اور خاص طور پر بارگاہ ایزدی میں دعا کی گئی کہ خدا تعالیٰ حضور اقدس کو پوری صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(مستری غلام محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ)

سیّد والہ

۲۷/۲/۵۹ بروز جمعہ کو تحریک کرکے حضور کی صحت و عمر درازی کے لئے ایک عدد مینڈھا ذبح کرکے اسی وقت گوشت غربا میں تقسیم کر دیا گیا نیز اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

خاکسار بشیر احمد بھٹی (امیر جماعت احمدیہ سیّد والہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی استدعا ہے۔

(صوفی علی محمد دفتر وقف جدید ربوہ)

۲۔ میرے بڑے لڑکے پر ایک محکمانہ کیس ہے۔ جس سے اس کی ملازمت سخت خطرہ میں ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے باعزت طور پر بری فرمائے اور ہر ایک شر اور گزند سے محفوظ رکھے۔

خاکسار :۔ قاضی نور محمد خوشنویس دارالرحمت وسطی ربوہ

۳۔ میرا لڑکا محمود احمد بعمر ۱۳ سال بعارضہ لقوہ بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(غلام احمد خاں دارالفضل ڈسپنسری بصیرپور منٹگمری)

۴۔ میرے خسر محترم سید نعمت علی شاہ صاحب آف ہوشیارپور عرصہ تین چار ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(ایس۔ آئی۔ اے ظفر اناٹومی راولپنڈی)

۵۔ ملک اللہ رکھا صاحب پرو پرائیٹر ریلوے بکنگ ایجنسی لائل پور۔ اور ان کی بیگم صاحبہ گذشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔ نیز برادرم ملک محمد شفیع صاحب لائلپوری عرصہ ۵ ماہ سے گنگا رام ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ اور طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان تمام کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(ملک محمد شریف)

۶۔ میں اکثر بیمار رہتا ہوں احباب سے دعا کی درخواست ہے (غلام احمد خاں دارالفضل ڈسپنسری بصیرپور)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل زون ورکس اور سپلائی زونز کے لئے لیبر اور مواد کے ریٹ کے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے لئے مُہر بمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۸ مارچ کے ۱۲ بجے دوپہر تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ایک بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام		زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا
(۲) ورکس زونز		
(ا) سب ڈویژن نمبر ۱ وزیر آباد ورکس زونز	۲۔ سیالکوٹ زون	۵۰۰/-
(ب) سب ڈویژن نمبر ۵ لاہور ورکس زونز	۳۔ تاندلیانوالہ زون	۵۰۰/-
	۴۔ قلعہ شیخوپورہ زون	۵۰۰/-
(ج) سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور ورکس زونز	۵۔ سکھے کی زون	۵۰۰/-
	۶۔ لائلپور زون	۵۰۰/-

نوٹ: ورکس زونز کے نئے ٹھیکیداروں کو لیبر اور مواد کے نرخ درج کرنے چاہئیں کیونکہ اینٹیں ریلوے کی طرف سے بلا اجرت مہیا کی جائیں گی۔

سپلائی زونز

نوعیت کام		زر ضمانت
(د) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۱ وزیر آباد	۷۔ اینٹوں کے سوا تعمیری سامان کی فراہمی	۵۰۰/- روپے
(ر) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۵ لائلپور	۸۔ " "	۵۰۰/- روپے
(ز) سپلائی زون سب ڈویژن نمبر ۶ لائلپور	۹۔ " "	۵۰۰/- روپے
	۱۰۔ وزیر آباد یا گوجرانوالہ یا کاموکے میں باقاعدہ ٹرک میں لدی ہوئی فاؤنڈری ریت کی فراہمی	۵۰۰/- فلیٹ ریٹ

(۳) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے قبل ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء تک اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

(۴) تفصیلی شرائط و دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرادیں۔ ریلوے کا محکمہ اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی اور ٹنڈر منظور کرے۔

شرح فیصد نرخ کامل اعداد میں درج کیا جائے۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جاسکیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء بروز پیر "یوم پاکستان" کی تقریب کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۴ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔
(مینجر الفضل)

درخواست دعا

برادرم چوہدری محمد سعد اللہ صاحب سیال سابق جنرل مینجر محمد آباد اسٹیٹ کا دایاں پھیپھڑا بند ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں رہے اور اس وقت گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
ناصر الدین۔ وکالت زراعت ربوہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ پر مبنی شرح فیصد نرخ کے لئے مہر بمہر ٹنڈرز ۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۳۰ مارچ کے ساڑھے گیارہ بجے تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	عرصہ تکمیل کام
(۱) چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے پل پر دریا کے مغربی پاٹ کی جانب کھم نمبر ۲ کے ارد گرد سنگ بندی والے پتھروں (pitching stone) کی بھرائی اور دریا کے مشرقی پاٹ کی جانب پشتہ نمبر ۲ کی مرمت۔ پتھر ریلوے کی طرف سے سپلائی کیا جائے گا۔	۹۰،۰۰۰/- روپے (نوّے ہزار)	۳۰۰۰/- روپے	تین ماہ

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں ان کے لئے بہتر ہے کہ وہ ٹنڈر داخل کرنے سے قبل ۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء تک اپنے نام رجسٹر کرالیں۔

(۳) تفصیلی شرائط و دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۳۰ مارچ ۱۹۵۹ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرادیں۔ ریلوے کا محکمہ اس بات کا پابند نہیں ہے کہ وہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرے۔

شرح فیصد نرخ کامل اعداد میں درج کیا جائے کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جاسکیں گے۔

(ڈویژنل پے ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور)

لاہور میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۹ء بروز اتوار بوقت ۸½ بجے صبح جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوگا۔ جس میں علماء سلسلہ اور بعض دیگر ذی علم اصحاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ اور آپ کے عظیم الشان کارناموں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں گے۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)